الجامع الصحیح کے تراجم ابواب میں امام بخاریؒ کا منہج واُسلوب

*عبدالغفار

Imam Bukhari is an indefinite Mujtahid. His Faham-o-Fiqh is hidden in the Trajam-ul-Abwab of Jami-Al-Sahiul Bukhari. With his deep vision and wisdom, perceived a lot of meaning and comprehensions; and uncountable Ahkam-o-Masail from the contents of Hadith. This is his greatest aim and methodology. He apprehends deifferent Fiqhi Masail from the same Hadith Mabarikah and then describes them in various Abwab. He names the Abwabs with Quranic Verses, then, with the help of these Quranic Verses, he catches explores new Ahkem-o-Masail through arquments. He has command to name countless Abwab by using Ahadith. He has discussed manifold complex matters scholanly. He has been a guiding star in the world of Ilm-e-Hadith. There is no parallel to his among the Muhadithseen and Fuqhaa cross the world. A remarkable class of Muhaddseen and Fuqha would not help sayinigs. فقہ البخاری فی تراجمہ. There are two major types of تراجم ابواب، ظاہری تراجم ومخفی تراجم

This is noteable thing that the above cited kinds of Abwab have been discussed to the full extent in this Article. Imam Bukhari not any discusses Fiqhi Masail but also perceives Usool-e-Tafsee, Hadith and Fiqh from the Trajam-ul-Abwab.

قال اللہ سبحانه و تعالیٰ وأتوا البیوت من أبوابها

أدخلوا الأبیات من أبوابها		واطلبوا الأرزاق من أسبابها

امام بخاریؒ کی کنیت ابوعبداللہ، نام محمد، والد کا نام اسماعیل، دادا کا نام ابراہیم، پردادا کا نام بُرْدِزْبَہ ہے۔امام بخاریؒ کی دونسبتیں ہیں: ایک نسبت بخاری جوآپ کے وطن بخارا کی طرف ہے۔دوسری نسبت جعفی ہے یہ ولائے اسلام کی نسبت ہے۔[۱]

امام بخاریؒ ۱۳شوال ۱۹۴ھ بعداز نماز جمعہ بخارا شہر میں پیدا ہوئے۔المستنیر بن عتیق فرماتے ہیں:

"أخرج لی ذلك محمد بن إسماعیل بخط أبیه." [۲]

امام بخاریؒ یکم شوال ۲۵۶ھ کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

کتاب بخاری کا نام

"الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننه وأیامه"[۳]

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کتاب بخاری کے نام سے ظاہر ہے کہ اس کا موضوع صحیح اور مسند احادیث کو جمع کرنا ہے اور امام بخاری کے فرمان سے بھی ظاہر ہوتا ہے:

''**لم أخرج فی هذا الکتاب إلا صحیحا** ۔''[۴] ''میں پنی اس کتاب میں صرف صحیح احادیث نقل کروں گا۔''

تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ **أصح الکتب بعد کتاب الله**۔''[۵] ''اللہ کی کتاب قرآن کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے جو علوم اور معارف کا عجیب و غریب خزینہ ہے۔ احادیث صحیحہ کا مستند ذخیرہ ہے۔ علماء امت نے صحیح بخاری کی بے شمار شروح اور حواشی لکھے مگر صحیح بخاری میں سب سے اہم مسئلہ اس کے ابواب و تراجم کا ہے۔

علماء کا مشہور قول ہے: **فقه البخاری فی تراجمه** ۔''بخاری کی فقاہت ان کے تراجم ابواب میں ہے۔''

ابواب اور تراجم سے امام بخاری کا تفقہ، استنباط اور دقت نظر ظاہر ہوتی ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

أعی فحول العلم حل رموز ما

أبداه فی الأبواب من أسرار[۶]

صحیح بخاری کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ احادیث باب کے مناسب تراجم میں آیاتِ قرآنیہ بھی بکثرت لاتے ہیں۔ اشارہ اس طرف فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کا مأخذ قرآنِ کریم میں بھی ہے۔

جمیع العلم فی القرآن لکن

تقاصر عنه أفهام الرجال

مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:

> ''امام بخاریؒ سے پہلے کسی مصنف نے اس قسم کے تراجم ابواب قائم نہیں کیے اور نہ ہی ان کے بعد اس قسم کے تراجم ابواب وجود میں آئے، گویا امام بخاریؒ اس دروازے کو کھولنے والے تھے اور خود ہی اس دروازے کو بند کر دینے والے ہیں۔ **فکأنّهٗ هو الفاتح لذلك الباب وصار هو الخاتم**۔''[۷]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تراجم کے اندر ترجمۃ الباب کے تحت آیات، صحابہ اور تابعینؒ کے فتاویٰ اور اہلِ لغت کے کلام کو درج کیا ہے اور بہت سے تراجم میں مرفوع معلقات بھی لائے ہیں، ان تراجم کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ امام بخاریؒ کو حدیث، تفسیر، تاریخ، لغت، اصول، علم الکلام پر مکمل عبور اور دسترس حاصل ہے۔

امام بخاریؒ نے تصنیف کا آغاز، ترتیب اور تراجم ابواب، یہ سب کچھ مسجد حرام میں تصنیف کیا، پھر مختلف تراجم کے تحت مختلف احادیث کے لیے سفر کرتے رہے، اس طرح ان تراجم کے تحت احادیث کو درج کیا۔

حافظ ابن عدیؒ نے مشائخ سے نقل کیا ہے:

''أن البخاري حول تراجم جامعه بين قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومنبره.''۸

یہ مقام بہت فضیلت والا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ما بین قبری و منبری وبیتی روضة من رياض الجنة۔''۹

ایسی جگہ امام بخاریؒ ابواب مرتب کر رہے ہیں۔ اصل تصنیف مسجد حرام میں شروع کی اور یہ جو فرما رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ مسودہ سے مبیضہ میں تحویل کا کام مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا۔

لفظ تراجم کے معنی

تراجم بکسر جیم ہے اگر بضمہ جیم ہو تو مصدر بن جائے گا۔ تراجم ترجمہ کی جمع ہے اگر بضمہ جیم پڑھیں تو معنی ہوگا پتھر مارنے میں دو آدمیوں کا شریک ہونا لیکن یہ لفظ تراجِم ہے جیسے تجربہ کی جمع تجارب آتی ہے۔۱۰

ترجمہ کے تین معنی ہوتے ہیں:

معنی اوّل:

کسی بات کو ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کرنا، جیسے ترجم الکلام بالأ ردیۃ

معنی ثانی:

کسی آدمی کے نسب، اس کے اخلاق وسیرت کو بیان کرنا، جیسے ترجمۃ الرجال یا یہ کہا جائے ذکر البخاری فی ترجمة الأعمش

معنی ثالث:

کسی چیز کا آغاز اور ابتدائی حصہ جیسے ترجمۃ الباب، کتاب کا ابتدائی حصہ تو یہاں تراجم ابواب بخاری

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں یہ آخری معنی مراد ہے۔

اصطلاحی مفہوم:

اس سے مراد حدیث کے باب کا ایک عنوان ہے۔عموماً محدثین کرام اپنی تصنیفات میں مجموعہ احادیث کو ایک خاص مفہوم کے تحت جمع کرتے ہیں اور اس کے لیے ایک عنوان قائم کرتے ہیں جیسے **باب الماء الدائم** وغیرہ۔

انواع تراجم صحیح البخاری

تراجم کی تین اقسام ہیں۔

(۱) تراجم ظاہرہ　　(۲) تراجم خفیہ

(۳) تراجم مرسلہ بمعنی مطلقہ

تراجم ظاہرہ

تراجم ظاہرہ وہ ہیں جو اپنے مضامین میں ظاہر ہوں اور اس کی کئی صورتیں ہیں:

(۱) ترجمہ صیغہ خبریہ عامہ کے ساتھ

اس کا معنی ہے کہ ترجمہ ایسی عبارت ہو جو باب کے مضمون پر عام صیغہ خبریہ (جس میں کئی وجوہ کا احتمال ہو) کے ساتھ دلالت کرے، پھر اس کے تحت درج شدہ حدیث کے ساتھ مراد متعین ہو جائے۔

مثال:

باب الماء الدائم اس کے تحت یہ حدیث ہے:

((لا یبولن أحدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیه.)) [۱۱]

تو باب صیغہ خبریہ عامہ کے ساتھ قائم کیا اور حدیث لا کر اس عام لفظ سے مراد متعین کر دی کہ اس باب میں **ماء دائم** ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے اور جب اس میں پیشاب کر دیا جائے تو پھر اس میں غسل کرنا منع ہے۔اس جیسے ترجمہ کا فائدہ یہ ہے کہ باب کے مضمون کا اجمالی علم ہو جائے، پھر حدیث سے اصل مقصود معلوم ہو جاتا ہے۔

(۲) ترجمہ صیغہ خبریہ خاصہ کے ساتھ

اس کا معنی ہے کہ ترجمہ ایسی عبارت کے ساتھ ہو جو باب کے مضمون سے مراد کو متعین کرے اور اس

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں اور کوئی احتمال نہ ہو۔

مثال:

باب فرض صدقة الفطر ورأى أبو العالية وعطاء 'ابن سيرين صدقة الفطر فريضة

اس کے ذیل میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت درج ہے:

(عن ابن عمر قال:فرض رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم **زكاة الفطر صاعا من تمر أو صاعا من شعير.))** ۱۲

اس کا فائدہ یہ ہے کہ باب میں جو مسئلہ اور حکم ذکر کیا گیا ہے، یہ حدیث اس کی واضح دلیل ہے۔

(۳) ترجمة بصيغة الاستفهام

اس کا مطلب یہ ہے کہ باب کا عنوان استفہام کے صیغہ کے ساتھ ہو۔ امام بخاریؒ اپنی صحیح میں بہت سارے ابواب کا آغاز استفہامیہ انداز سے کرتے ہیں۔

مثال:

باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم؟ پھر اس باب میں یہ الفاظ لائے ہیں:

((عن أبي هريرة رضي الله عنه:حق على كل مسلم أن يغتسل في كل سبعة أيام يوما يغسل فيه رأسه و جسده و حديث عن عبدالله بن عمر رضي الله عنه: من جاء منكم الجمعة فليغتسل وفي حديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم **:غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم.))** ۱۳

امام صاحبؒ نے ترجمہ میں استفہام کا صیغہ استعمال کیا ہے، اس لیے کہ ابو ہریرہؓ اور ابوسعید خدریؓ کی حدیث عام ہے۔ جمعہ کو حاضر ہونے والوں اور نہ ہونے والوں کے لیے، جب کہ ابن عمرؓ کی روایت جمعہ کے دن حاضر ہونے والوں کے لیے خاص ہے تو اس بناء پر نہ حاضر ہونے والے نکل گئے ان پر غسل نہیں ہے۔

دوسری جگہ: ''**باب هل يدخل الجنب يده في الإناء قبل أن يغسلها؟**'' اور اسی طرح ''**هل يقال مسجد بني فلان؟**'' باب سے دونوں احتمال ہو سکتے ہیں اور نہیں بھی اور اثبات بھی استفہام کی شکل میں۔ مسئلہ ذہن نشین ہو جاتا ہے اور ایک فتویٰ کی شکل بن جاتی ہے۔ ۱۴

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۴) ترجمۃ بلفظ الحدیث

اس ترجمہ کا مطلب ہے حدیث مبارکہ ہی کو باب کا مضمون بنا دیا جائے، پوری حدیث کا کچھ ٹکڑا لکھ دیا جائے، اس کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ حدیث امام بخاریؒ کی شرط پر ہوتی ہے یا نہیں، اگر ان کی شرط پر ہو تو عموماً اس کو قول النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قرار دے کر باب باندھتے ہیں۔

مثال:

باب قول النبی رب مبلغ أوعی من سامع، باب ما أنزل الله داءً إلا أنزل له شفاء پھر یہی پوری حدیث نقل کی ہے۔

((عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآلہٖ وسلم قال: ما أنزل الله......))[۱۵]

اس مقام پر مترجم لہ حدیث اور مترجم بہ کلام کے درمیان مناسبت واضح ہو جاتی ہے۔

مترجم بہ اور مترجم لہ اصطلاح کی وضاحت

مترجم بہ:

لفظ باب سے لے کر مرفوع حدیث شروع کرنے سے پہلے تک جو عبارت نقل کریں گے خواہ وہ قرآنِ مجید کی آیت ہو، کسی صحابی کا اثر اور قول ہو یہ سب مترجم بہ ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ''ترجمہ میں ذکر کی ہوئی چیز'' لہٰذا سب کچھ مترجم بہ ہوگا۔

مترجم لہ:

باب کے نیچے جو حدیث درج کریں گے اس کو مترجم لہ کہا جاتا ہے۔

(۵) ترجمہ کسی چیز کے ابتداء اور ظہور کا ذکر کرنے کے ساتھ

مثال:

باب کیف کان بدء الوحی إلی رسول الله صلی الله علیه وآلہٖ وسلم **باب بدء الأذان**[۱۶]

(۶) ترجمۃ الباب قرآنی آیات سے قائم کرنا

قرآنی آیت سے ترجمہ قائم کرنا ایک نیا انداز ہے تاکہ معترضین کو آگہی ہو جائے کہ مسئلہ قرآن میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فلاں آیت میں آتا ہے اور جو معترضین یہ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ قرآن میں نہیں آتا اور حدیث خبر واحد کہہ کر ترک کر دیتے ہیں، تاکہ ان پر حجت قائم ہو جائے۔ امام بخاری عام مسائل میں بھی ایسا کرتے ہیں تاکہ علم ہو جائے کہ حدیث قرآنی آیت کی تفسیر ہے اور یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ مسئلہ صرف حدیث میں نہیں بلکہ قرآنی آیات میں بھی ہے۔

مثال:

جیسے صفاتِ باری تعالیٰ کا مسئلہ ہے مثلاً ید، عین، وجہ، وغیرہ۔ اس کے علاوہ اس کا مقصد آیت کی تفسیر بیان کرنا یا کسی شرعی حکم پر استدلال کرنا۔

مثال:

باب فإن تابوا وأقاموا الصلاة واتوا الزكوة فخلوا سبيلهم. [۱۷]

پھر اسی باب کے نیچے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت لائے ہیں:

((أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله ويقيموا الصلوٰة ويؤتوا الزكاة فإذا فعلوا ذلك عصموا منى دماء هم وأموالهم إلا بحق الإسلام وحسابهم على الله.)) [۱۸]

(۷) الترجمة بحديث ليس على شرطه

اس کا مطلب یہ ہے کہ ترجمۃ الباب میں کوئی ایسی مرفوع حدیث نقل نہیں جو ان کی شرط پر نہیں، پھر نیچے ایسی حدیث لائیں گے جو ان کی شرط کے مطابق ہے اور وہ امام صاحب نے کسی دوسری جگہ اپنی صحیح میں مسند کے طور پر ذکر کی ہوتی ہے۔

مثال:

باب اثنان فما فوقهما جماعة یہ حدیث ان کی شرط پر نہیں ہے، پھر باب میں حدیث وليؤمكما أكبركما لاتے ہیں جو ان کی شرط کے مطابق ہے۔ [۱۹]

دوسری مثال:

باب الامراء من قريش حضرت علیؓ کی روایت امام بخاریؒ کی شرط پر نہیں۔ پھر باب میں حدیث لايزال وال من قريش ذکر کی ہے جو ان کی شرط پر ہے۔ [۲۰]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۸) الترجمة بآثار عن الصحابة أو غيرهم

امام بخاریؒ نے ابواب وتراجم میں اقوالِ صحابہ وتابعین کو بھی درج کیا تاکہ آثارِ صحابہ وتابعین سے مسئلہ کی حجیت اور باب کی تائید ہوجائے اور حدیث کی شرح بھی ہوجائے اور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ اس مسئلہ کے متعلق صحابہ کرامؓ وتابعینؒ کیا سمجھتے ہیں۔

مثال:

باب في كم تصلي المرأة من الثياب؟ وقال عكرمة: لو وارت جسدها في ثوب جاز و مثاله أيضا باب الصلاة في السطوح والمنبر والخشب وقال أبو عبدالله: ولم ير الحسن بأسا ان يصلى على الجمد والقناطر وإن جرى تحتها بول أو فوقها أو أمامها إذا كان بينهما سترة وصلى أبو هريرة على ظهر المسجد بصلاة بصلاة الإمام وصلى ابن عمر على الثلج آیات، احادیث، آثار ذکر کرنے کا فائدہ امام بخاریؒ کے مختار مذہب کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔[۲۱]

(۹) الترجمة بما ذهب إليه بعض العلماء

اس طرح کے ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ اختلافی مسائل میں بعض علماء نے جن دلائل سے استدلال کیا ہے یا جن دلائل سے ان کا استدلال ہوسکتا ہے ترجمۃ الباب میں ان کا مذہب لکھ کر پھر وہ دلائل ذکر کرتے ہیں۔

مثال:

باب من قال أن صاحب الماء أحق بالماء حتى يروى يقول النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا يمنع فضل الماء پھر اس کے نیچے یہ حدیث بیان کی ہے۔ لا يمنع فضل الماء يمنع به الكلاء.[۲۲]

اس قسم سے مقصد اس قول کو ثابت اور راجح کرنا ہے، اسی طرح اعتکاف کے ساتھ روزہ کی شرط نہ ہونا بھی ہے۔ کبھی اجماعی مسائل پر امام صاحب اس طرح باب باندھتے ہیں: باب من قال لم يترك النبي الا ما بين الدفتين۔[۲۳]

(۱۰) الترجمة بفعل الشرط فقط

اس ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ امام صاحبؒ کبھی باب میں فعل کی شرط ذکر کرتے ہیں اور جوابِ شرط

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حذف کر دیتے ہیں۔

مثال:

جیسے باب إذا لم یکن الإسلام علی الحقیقة ۔[۲۴]

امام صاحبؒ ایسا اس وقت کرتے ہیں جب کہ جواب شرط معلوم ہی ہو یعنی جب اسلام حقیقی نہ ہو تو وہ آخرت میں نافع نہیں ہوگا حقیقی اسلام وہ شرعی ہے جس کے ساتھ ایمان بھی ہو بلا ایمان لغوی ہے شرعی نہیں۔

(۱۱) الترجمة تفسیر الأحادیث والمراد منه

امام صاحبؒ ترجمہ اس طرح باندھتے ہیں کہ باب سے اس حدیث کی تفسیر اور مراد واضح ہو جاتی ہے جو حدیث بعد میں ذکر کرنا ہوتی ہے۔

مثال:

باب الاغتباط فی العلم والحکمة اس باب میں یہ حدیث بیان کی ہے ((لا حسد إلا فی اثنتین))[۲۵]

تو حسد کی تفسیر باب سے واضح ہوگئی۔ اسی طرح کبھی قرآن میں اتفاقی قید ہوتی ہے۔ امام صاحب ترجمۃ الباب میں اس طرف اشارہ کر دیتے ہیں جیسے مثال: ''باب الرھن فی الحضر ''[۲۶]

میں ہے کیونکہ قرآنِ مجید میں رھن فی السفر کا ذکر ہے۔ ''فی السفر '' کی قید اتفاقی ہے احترازی نہیں۔

تراجم خفیہ یا استنباطیہ

۱۔ تراجم خفیہ وہ ہیں جن میں حدیث کی باب سے مطابقت مخفی ہوتی ہے، غور وفکر اور تدبر سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس طرح کے ابواب قائم کرنے کا مقصد طالب علم کے ذہن کو تیز کرنا ہوتا ہے، اس میں اجتہاد کا ملکہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ بخاری کے ابواب کی تفصیل مجمل، تاویل، عام اور عام سے خاص مراد لینا یا خاص سے عام مراد لینا کی کافی مثالیں ہیں۔ کبھی ایسے ابواب قائم کرتے ہیں جن کا بظاہر کوئی فائدہ نظر نہیں آتا لیکن بنظرِ دقیق غور کیا جائے تو ان کا بھی فائدہ ہوتا ہے، وہ یہ کہ امام صاحب بعض اہل علم کا رد کرنا چاہتے ہیں جو اس بات کے قائل نہیں ہوتے جن کے اقوال پہلی کتب حدیث مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف عبدالرزاق وغیرہ میں درج

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہوتے ہیں اوران کے اقوال کے مطابق ابواب قائم کیے ہوتے ہیں۔ ۲۷

مثال:

باب قول الرجل للنبی صلی ا للہ علیہ وسلم صلینا اور باب قول الرجل ما فاتتنا الصلاۃ. ۲۸

اوراسی طرح شہر رمضان کہنے کا بیان، اسی طرح **باب اتساك الإمام بحضرة الرعية** ۔۲۹

یہ ان لوگوں کی تردید ہے جو مخفی طور پر مسواک کرنے کے قائل ہیں اوراسی طرح **باب الصلاۃ علی الحصر** وغیرہ۔۳۰

۲۔ **مطابقة الحديث للترجمة بالعموم و الخصوص** :یعنی کبھی حدیث عام ہوتی ہے اور ترجمہ خاص ہوتا ہے۔

مثال:

باب لا يقيم الرجل أخاه يوم الجمعة ويقعد مكانه. ۳۱

یہ ترجمہ خاص ہے اوراس کے تحت جو حدیث ذکر کی ہے اس میں جمعہ کا لفظ نہیں ہے، اسی طرح **باب حکم المفقود** اور کبھی حدیث خاص اور باب عام ہوتا ہے جیسے **باب التسمیة علی کل حال و عند الوقاع** ۔۳۲

اس کے تحت جو حدیث لائے ہیں اس میں **عند الوقاع** کا ذکر ہے گویا کہ امام صاحب نے قیاس لولوی سے استدلال کیا ہے۔

تراجم مطلقہ یا مرسلہ

ان تراجم میں صرف لفظ ''باب'' ذکر ہوتا ہے۔تراجم مطلقہ کی دو اقسام ہیں:

۱۔ ایسا باب یا تو سابقہ باب کا تکملہ ہوتا ہے یعنی اس کا مضمون سابق باب کے مضمون کے لیے تکملہ کی حیثیت رکھتا ہے اوراس میں ایک زائد فائدہ ہوتا ہے جس کی بنا پر اس کو الگ ذکر کیا جاتا ہے تو یہ سابقہ باب کے لیے ایک فصل کا درجہ رکھتا ہے۔

مثال:

باب ما يكره من النياحة على الميت اس میں یہ حدیث بیان کی ہے: **الميت يعذب في قبره بما نيح عليه** ۔'' ۳۳

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پھر امام بخاریؒ نے کہا ''باب'' اس میں ایک حدیث ذکر کی ہے جو کہ جابرؓ کے باپ کی شہادت میں ہے اور نائحہ کو نوحہ کرنے سے منع کیا، یہ باب پہلے باب کے لیے فصل کی حیثیت رکھتا ہے اور زائد فائدہ پر مشتمل ہے۔

۲۔ بعض جگہ ان جیسے ابواب میں یہی ہے کہ مابعد کا تعلق ماقبل سے اصل موضوع میں برابر ہوتا ہے۔

مثال:

باب قطع الشجر والنخل [۳۴]

تراجم مفردہ

تراجم مفردہ سے مراد یعنی صرف ترجمہ قائم کر دینا اور اس کے تحت کوئی حدیث نہ لانا بلکہ معلق ہی بیان کر دینا یا کوئی آیت درج کرنا اور اس کے ساتھ متعلق آثار بھی ذکر کر دیتے ہیں۔

مثال ۱:

باب یستقبل باطراف رجلیه القبلة قاله أبو حمید الساعدی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [۳۵]

مثال ۲:

باب قول اللّٰہ تعالیٰ وإذ قال إبراهیم رب هذا البلد اٰمنا. [۳۶]

اس میں کوئی متصل مرفوع حدیث ذکر نہیں کی۔ ممکن ہے امام بخاریؒ نے اس باب میں اپنی شرط پر کوئی حدیث نہ پائی ہو یا پائی تو ہو لیکن اختصار کی بنا پر ذکر نہ کی ہو یا قاری پر چھوڑ دی ہو، اس کے علاوہ ''صحیح بخاری'' میں ۱۰ یا ۱۲ مقامات پر ایسی مثالیں موجود ہیں۔

دو احادیث کے مابین تعارض کو رفع کرنے کے لیے ابوابِ بخاری کا اُسلوب

امام بخاریؒ کا اُسلوب یہ ہے کہ جب ان کے نزدیک دو مختلف احادیث کے مابین تعارض پیدا ہوتا ہے تو وہ دو ابواب قائم کر کے اس تعارض کو رفع کر دیتے ہیں۔

مثال:

''**باب لا نکاح إلا بولی**'' اور ''**باب لا نکاح إلا برضاها**'' دونوں ابواب ہیں۔ جب ''**لا نکاح إلا بولی**'' اور ''**الأیم احق بنفسها**'' دونوں احادیث کے مابین تعارض پیدا ہوا، تو امام بخاریؒ نے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دوابواب قائم کر کے اس تعارض کو دور کر دیا ہے اور اشارۃً یہ بات واضح کی ہے کہ عورت کے لیے بغیر ولی کی اجازت کے نکاح جائز نہیں۔ اسی طرح ولی کے لیے عورت کا نکاح اس کی رضامندی طلب کیے بغیر جائز نہیں۔ دراصل حدیث ''الأیم احق بنفسھا'' کو اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ ولی کے لیے یہ واجب ہے وہ عورت سے اس کی رضامندی طلب کرے، اگر وہ راضی ہو تو نکاح کروا دے بصورت دیگر نہ کروائے، ورنہ وہ نکاح غیر شرعی تصور ہوگا۔

امام بخاریؒ کے تراجم ابواب میں اصولی اصطلاحات کا اُسلوب

امام بخاریؒ کا ایک اُسلوب یہ ہے کہ وہ دلالۃ النص، عبارۃ النص، اشارۃ النص اور اقتضاء النص وغیرھا جیسی اصولی اصطلاحات سے بھی مسائل کا استنباط کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں کبھی کبھار ایک نظیر کو دوسری نظر پر محمول کر کے بھی مسائل مستنبط کرتے ہیں جیسے قیاس العلہ اور قیاس الدلالہ ہیں۔

دلالۃ النص کی مثال

باب الإستماع إلی الخطبة یوم الجمعة

امام بخاریؒ نے اس باب میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ جمعہ والے دن مساجد کے دروازوں پر فرشتے کھڑے ہوتے ہیں اور وہ مسجدوں میں داخل ہونے والوں کے نام لکھتے ہیں، اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث درج کرتے ہیں جس میں یہ الفاظ بھی ہیں((فـإذا خَـرَجَ الإمـام طووا صُـحُـفَهُمْ ویستمعون الذکر))''جب امام وخطیب منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے صحائف کو لپیٹ لیتے ہیں (یعنی نام لکھنا بند کر دیتے ہیں) اور ذکرِ الٰہی کو غور سے سنتے ہیں۔''۳۸

امام بخاریؒ اس حدیث کو نقل کر کے اس بات کا ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ جب فرشتے ذکرِ الٰہی کو سنتے ہیں تو خطبہ جمعہ بالا ولیٰ سنتے ہوں گے۔

قیاس العلۃ کی مثال

باب فضل صلوة الفجر فی جماعة

امام بخاریؒ نے اس باب میں نبی کریمؐ کی اس بات کا تذکرہ کیا ہے جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے حتی کہ اس کو ادا کر لیتا ہے تو وہ اس شخص سے زیادہ فضیلت والا ہے جو نماز عشاء ادا کر کے سویا رہتا ہے۔

(بخاری:۶۵۱)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یہ حدیث نمازِ عشاء کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے پر تو واضح طور پر دلالت کرتی ہے مگر نمازِ فجر کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی فضیلت کا استنباط امام بخاریؒ نے قیاس العلۃ کے ذریعے کیا ہے۔ وہ اس طرح کہ جب حدیث سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ نماز عشاء کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے لیے انتظار ایک مشقت طلب امر ہے، تو اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ نماز فجر کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے لیے زیادہ مشقت اٹھانی پڑتی ہے، لہٰذا اس کا اجر بھی زیادہ وافر مقدار میں ہوگا۔

تراجم بخاری کے حل کے لیے لکھی گئی کتب

تراجم بخاری کے حل کی مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں، نیز بخاری کی شروح میں حل تراجم کے لیے خاص توجہ دی گئی ہے جس طرح بخاری کی شروحات کرنا امت پر فرض ہے۔ اسی طرح ابواب اور تراجم کے حل کے لیے لکھنا بھی فرض ہے تاہم:

۱۔ خطیب اسکندریہ علامہ ناصر الدین احمد بن منیر نے تراجم بخاری پر ایک مستقل کتاب لکھی جس کے اندر تقریباً چار سو تراجم کا حل موجود ہے۔[۳۷]

۲۔ مغربی عالم محدث محمد بن منصور نے ایک کتاب **أغراض البخاری المبهمة فی الجمع بین الحدیث و الترجمة** لکھی اس میں بخاری کے ۱۰۰ تراجم کی شرح موجود ہے۔

۳۔ ابوعبداللہ بن رشید سبتی کی ایک کتاب ترجمان القرآن بھی تراجم صحیح بخاری پر تصنیف کردہ ہے۔ یہ کتاب کتاب الصیام تک ہے۔

۴۔ بارہویں صدی کے آخر میں حجۃ الہند شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے تراجم صحیح بخاری کے حل کے لیے عربی زبان میں رسالہ لکھا جو حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔ یہ رسالہ مطبوعہ بخاری کے شروع میں لگا ہوتا ہے۔

۵۔ چودھویں صدی میں شیخ الاسلام مولانا محمود الحسنؒ نے اردو زبان میں صحیح بخاری کے ابواب اور تراجم کے متعلق ایک رسالہ لکھا جو بدء الوحی، کتاب الایمان اور کتاب العلم کے ابواب پر مشتمل ہے۔

۶۔ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے بھی درس صحیح بخاری میں ابواب اور تراجم کے حل کا خاص اہتمام فرمایا۔ شاہ صاحب کی تقاریر صحیح بخاری مطبوعہ سے ظاہر ہے۔ اسی طرح درس حدیث کی یادداشتیں فیض الباری کے نام سے قاہرہ سے شائع ہوئی ہیں جو ان کے شاگرد مولانا بدر عالم نے مرتب کی ہیں۔

۷۔ شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے درس بخاریؒ کے دوران ابواب اور تراجم کے حل

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پر خاص توجہ دی اور تحفۃ القاری کے نام سے عربی میں کتاب لکھی۔اس کے علاوہ بہت حصہ زیرِ طبع ہے اگر یہ شائع ہوا تیں پینتیس جلدوں پر محیط ہوگا۔

۸۔ شیخ المحدثین محمد گوندلویؒ درس صحیح بخاری کے دوران ابوب اور تراجم کے حل پر خصوصی توجہ فرماتے۔طلباء سے حل کرواتے۔آپ کے دروس پر مشتمل کتاب ''درس صحیح بخاری'' مطبوعہ ہے جس کی طرف مراجعت بہت مفید ہوگی۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ ابن حجر العسقلانی،ھدی الساری مقدمه فتح الباری ، ص٤٧٧

۲۔ ابن حجر العسقلانی،ھدی الساری مقدمه فتح الباری ،ص٤٧٨

۳۔ عبدالمنان نور پوری،مراۃ البخاری، ٧٨/١

٤۔ علوم الحدیث، ابن صلاح، ص٦

ابن حجر العسقلانی،ھدی الساری مقدمه فتح الباری ، ص٤٧٧

٥۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی، الابواب والتراجم شرح بخاری، ص٥

٦۔ ابن حجر العسقلانی، ھدی الساری مقدمه فتح الباری، ص٤٧٩

٧۔ انور شاہ کشمیری، مقدمه فیض الباری، مطبوعه قاھره،ص٤٠

۸۔ تاریخ بغداد، ۹/۲

۹۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری، ابن حجر العسقلانی،ص٤٨٩

۱۰۔ ابن منظور الافریقی، ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم متوفی ٦١١م،لسان العرب، بیروت دار صادر، ت۔ز

۱۱۔ بخاری محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، متوفی ٢٥٦ھ، باب الاذان ، ٨٨/١، مطبعه دار السلام، الریاض، ٢٠٠٠ء

۱۲۔ صحیح البخاری، باب الصدقة الفطر

۱۳۔ کتاب الجمعة، باب هل علی من لم یشهد الجمعة غسل من النساء والصبیان، وغیرهم، ص٧٠

۱٤۔ کتاب الصلوٰة، باب هل یقال مسجد بنی فلان؟ ص٣٦

۱٥۔ کتاب العلم، باب قول النبی ،رب مبلغ أوعی من سامع،ص٨، کتاب الطب، باب ما أنزل الله داء إلا أنزل به شفاء،ص٤٨

۱٦۔ باب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی إلی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم،ص١

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۷۔ التوبۃ ۹:۵
۱۸۔ كتاب الإيمان، باب فإن تابوا و أقاموا الصلوٰة واتوا الزكوٰة فخلوا سبليهم، ص٤
۱۹۔ كتاب الاذان، باب اثنان فما فوقها فيهما جماعة،ص٥٢
۲۰۔ كتاب الامارة، باب الامراء من قريش، ص١٨
۲۱۔ كتاب الصلوٰة، باب فى كم تصلى المرأة من الثياب، ص٣٢
۲۲۔ كتاب الصلوٰة، باب من قال ان صاحب الماء احق بالماء حتى يروى يقول النبیؐ لا يمنع فضل الماء
۲۳۔ باب من قال لم يرك النبیؐ إلا ما بين الدفتين، ص٤١
۲۴۔ كتاب الإيمان، باب إذا لم يكن الإسلام على الحقيقة،ص٤
۲۵۔ كتاب العلم، باب الاغتباط فى العلم والحكمة،ص٩
۲۶۔ كتاب فى الرهن فى الحضر، باب فى الرهن فى الحضرة قوله تعالى وإن كنتم على سفر و لم تجدوا كاتاب فرهن مقبوضة (البقرة٢:٢٨٣)
۲۷۔ حجۃ اللہ البالغۃ، شاہ ولی اللہ دہلوی، مترجم: عبدالحق حقانی، قومی کتب خانہ، لاہور، ۱۹۸۳ء، ص۶۹
۲۸۔ هدى السارى، مقدمه فتح البارى، ابن حجر العسقلانى، ص١٦
۲۹۔ كتاب الصلوة، باب الصلوة على الحصير، ص٣٣
۳۰۔ كتاب الصلوٰة، باب الصلوة على الحصير، ص٣٣
۳۱۔ كتاب الجمعة، باب لا يقيم الرجل أخاه يوم الجمعة و يقعد مكانه،ص٣٠
۳۲۔ كتاب الوضوء، باب التسمية على كل حاد و عند الوقاع،ص١٥
۳۳۔ كتاب الجنائز، باب ١٠٠
۳۴۔ كتاب الحرث والمزارعة، باب قطع الشجر والنخل، ص١٨٢
۳۵۔ كتاب الاذان، باب يستقبل باطراف رجليه القبلة قاله أبو حميد الساعدى عنى النبى صلى الله عليه و سلم،ص١٣١
۳۶۔ كتاب الحج، باب قول الله تعالىٰ وإذا قال إبراهيم رب اجعل هذا البلد امنا (ابراهيم ١٤:٣٥)، ص١٢٥
۳۷۔ هدى السارى، مقدمه فتح البارى، ابن حجر العسقلانى،ص١٦
۳۸۔ صحيح البخارى، باب الاستماع الى الخطبة يوم الجمعة كتاب الجمعة،ص١٨٢
۳۹۔ صحيح البخارى، بب فضل صلوة الفجر فى جماعة كتاب مواقيت الصلوة،ص١٢٨

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.